سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بتقاضائے نصِ قرآنی چھٹے موعودہ خلیفہ راشد ہیں۔ کسی کی مشیخت مجروح ہونے سے صحابی رسول کا کردار محفوظ ہو جائے تو یہ سودا سستا ہے۔

سید عطاء المحسن بخاری

مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، گزشتہ ماہ تبلیغی دورہ پر تلہ گنگ ضلع چکوال تشریف لائے۔ اور ۱۴ جنوری کو قبل از نماز جمعہ مسجد سیدنا ابوبکر صدیق میں ۳۲ ویں سالانہ "یوم معاویہ" سے خطاب کیا۔

آپ نے فرمایا کہ

"قرآن مجید اور احادیث رسول کا گرانقدر سرمایہ صحابہ کرامؓ ہی کے توسط سے ہم تک پہنچا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان وہ شخصیات عظیمہ ہیں جنہیں قرآنی بشارتیں اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دنیا و آخرت کی دائمی فوز و فلاح کی اسناد حاصل ہیں۔ ان کا عرش مقام مرتبہ قرآن و حدیث پر نظر کرنے والوں پر بخوبی عیاں ہے۔

لیکن افسوس یہ ہے کہ ان مقدس ہستیوں کو آج کے عاقبت نااندیش بے رحم ناقدین تاریخ کے حوالوں سے داغدار کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ تاریخ انسانوں نے اپنی عقل سوجھ بوجھ اور پسند و ناپسند کے معیاروں پر مرتب کی ہے۔ جس میں ان کی اپنی مرضی و منشا اور حسب دلخواہ تحریف و تبدل کو عمل دخل حاصل ہے۔ جبکہ اسکے برعکس قرآن مجید کو خود اللہ نے محفوظ رکھا ہے۔ جس میں قیامت کی صبح تک تبدیلی و ترمیم ممکن نہیں ہے۔

تاریخ کی بات کرتے ہو تو تاریخ میں صحابہ کرامؓ ہی کیا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بھی محفوظ نہیں ہے۔ کیا اس سے یہ بہتر نہیں ہے کہ تاریخ کی اندھی عینک سے اصحابؓ مصطفےٰ ﷺ کی عیب چینیوں کی بجائے قرآن مجید سے ان کی فضیلتوں اور قدر و منزلت پر نگاہ کی جائے۔ یہ نام نہاد تاریخ دان قرآن و سنت کے مقابلہ میں ہمارے نزدیک "تھوک دان" کے برابر بھی اہمیت نہیں رکھتے۔

امیرالمومنین خلیفۃ المسلمین، امام سادس و عادل خلیفہ راشد بتقاضائے نص قرآنی حضرت معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی جلیل القدر شخصیت ہیں۔ جن کے دور امامت و خلافت پناہ میں اسلام کی روشن کرنوں نے دنیا کے آخری سروں کو اپنی ضیاء پاشیوں سے منور کیا۔ سیدنا معاویہؓ کی سب سے بڑی فضیلت ان کا صحابی رسول ﷺ ہونا ہے۔ بعد کے زمانوں کا کوئی قطب، ابدال ولی اور غوث حضرت معاویہؓ کے نعلین مبارک سے لگی خاک کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ نسبت صحابیت کے اعتبار سے تمام صحابہ کرامؓ برابر ہیں۔ اس کے بعد ان کے درجات ہیں۔

اسلام قبول کر لینے کے بعد جناب محمد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدنا معاویہؓ کو اپنا کاتب وحی مقرر فرمایا اور پھر ان سے خوش ہو کر ان کیلئے دنیا و عقبیٰ کی کامرانیوں کیلئے پیش گوئی اور دعائیں فرمائیں کہ:

"اے اللہ معاویہؓ کو حساب و کتاب سکھا اور انہیں عذاب سے بچا"

"اے مولا! معاویہؓ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت رساں بنا"

اندازہ کیجئے! جو بارگاہ رسالت میں اتنا مقرب و برگزیدہ ٹھہرے۔ کون ہے جو اب اسکی عظمت و رفعت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ سیدنا معاویہؓ صحبت رسول ﷺ سے ہمہ وقت مشرف تھے۔ قدم قدم پر ان کی تربیت و رہنمائی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

اب ان پر حرف زنی اور انگشت نمائی کرنا اپنے ہی ایمان کی بربادی اور فکری گمراہی کی علامت ہے۔ ان آفتاب بداماں ہستیوں کی طرف منہ کر کے تھوکنے والے بدبخت، اپنا منہ ہی گندا کرتے ہیں۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرا رہا تھا تو آپ نے میرے لئے یہ ارشاد فرمایا۔

یامعاویۃ ان ولیت امراً فاتق اللہ واعدل

"اے معاویہ اگر تم والی و حاکم بنا دیئے جاؤ تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف کرتے رہنا"

سیدنا معاویہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اس روز سے ہی یقین ہو گیا تھا کہ اللہ کریم مجھے ضرور خلافت عطاء فرمائیں گے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں آپ کی خلافت عادلہ و راشدہ بہ تقاضائے نص قرآنی کی بشارت یوں دی گئی

یامعاویہؓ! ان اللہ یقمصک قمیصہ

"اے معاویہ بے شک اللہ تجھے خلاف کی قمیص پہنائے گا۔"

سیدنا حسن مجتبےؓ نے جناب معاویہؓ کے حق میں دستبردار ہو کر اور آپ کی بیعت کر کے فرمان رسول ﷺ کو سچ کر دکھایا کہ "میرا یہ بیٹا سردار ہے اور عنقریب یہ دو مسلمان گروہوں میں صلح کرائے گا۔"

یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے کہ زمانہ بعد کے ایک غیر صحابی نیک دل فرمانروا حضرت عمر بن عبدالعزیز کو پانچواں خلیفہ راشد مانا جاتا ہے۔ لیکن سیدنا معاویہ کو رسول کریم کی دی گئی پیش گوئیوں کی موجودگی میں بھی خلیفہ راشد ماننے میں تردد ہے۔ جب زبان نبوی نے سیدنا عثمانؓ کی خلافت کیلئے "قمیص" کا واضح اور فیصلہ کن لفظ ارشاد فرمایا تو اسے خلافت راشدہ سے تعبیر کیا گیا۔ اور یہی قمیص کا لفظ سیدنا معاویہؓ کیلئے ارشاد فرمایا جائے تو خلافتِ راشدہ مان لینے میں کیا امر مانع ہو جاتا ہے؟

۵۵ ہزار صحابہ کرامؓ نے سیدنا حسنؓ سے صلح کے بعد حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کی موعودہ خلافت راشدہ پر مہر تصدیق ثبت کی۔

آج کے دیوبندی یا بریلوی علماء کرام کی خود ساختہ توضیحات و تشریحات اور تعبیرات کو اصحاب رسولؐ کے فیصلے کے سامنے پرکاہ کے برابر بھی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ اگر کسی بزرگ عالم یا پیر کی رائے کو غلط قرار دیا جائے تو آدمی دین کے دائرے سے خارج نہیں ہوتا۔ اگر دفاع صحابہؓ میں کسی کی مشیخت مجروح ہو جائے اور صحابی کی ذات اور ان کا کردار اور نکھر کر سامنے آ جائے تو یہ سودا سستا ہے۔ اور اسی میں ایمان کی سلامتی اور نجات دارین ہے۔

ہم نے ۱۹۶۱ء سے دفاع معاویہؓ کا علم اسی خاطر بلند کیا ہے کہ باقی تمام صحابہ کرامؓ کی شخصیات سبائی و تبرائی اور نیم رافضی سنیوں کی تنقید و جرح سے محفوظ ہو جائیں۔ سیدنا معاویہؓ کی شخصیت کو صحیح مان کر ان کی اتباع کرنے

والا کسی صحابی کے بارے میں کوئی نامناسب بات سوچ ہی نہیں سکتا۔ جب کہ دیگر اصحابؓ رسول ﷺ کو مان کر اور اپنے آپ کو سنی کہلا کر بھی لوگ سیدنا معاویہ، سیدنا یزید بن ابی سفیان، سیدنا مغیرہ بن شعبہ، سیدنا عمر بن العاص، سیدنا ابوموسیٰ اشعری، سیدنا مروان رضوان اللہ علیہم اور ان کے اعوان و انصار کو گناہ گار، قرآن ناشناس قرآن و سنت کے نافرمان، باغی، خاطی، اور ضال و مضل (خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے) ایسے الفاظ سے تبرا بازی کرتے ہیں۔

الحمد للہ ہم نے آج تک کسی آخری درجے کے صحابیؓ کے بارے میں بھی اپنے دل و دماغ کے کسی گوشے میں بھی کوئی نامناسب لفظ تک نہیں سوچا۔ ہماری تو دعاء ہے کہ ایسا غارت گر ایمان لمحہ آنے سے پیشتر اللہ ہمیں موت دے دے آمین۔

ہم نے کبھی سیدنا علی المرتضیٰؓ پر سیدنا معاویہؓ کو ترجیح نہیں دی، سیدنا علیؓ ہر لحاظ سے حضرت معاویہؓ سے افضل و برتر ہیں۔ وہ چوتھے خلیفہ راشد ہیں سابقون الاولون کے مصداق اور بدر و حنین کے معرکہ آراء ہیں۔ ان کی بزرگی و فضیلت سب پر مسلم ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام صحابہ کرامؓ کو عادل و راشد مانا جائے۔ ان کے فیصلوں کو درست تسلیم کیا جائے اور مشاجرات صحابہؓ میں رائے زنی کی بجائے اپنی زبان کو اور قلم کو روکا جائے۔ ایک صحابی کو معصوم عن الخطاء مان کر دوسرے صحابی پر طنز و تشنیع کے نشتر نہ چلائے جائیں۔ بلکہ تمام صحابہ کو برحق مانا جائے۔ اور انہیں مجتہد مطلق جان کر ایسی دراز زبانوں کو لگام دی جائے۔

یہی مسلک اہل سنت ہے جس پر احرار کا اعتقاد و ایمان ہے اور یہی وہ دعوت ہے جو تمام یاران سرپل کیلئے صدائے عام کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اسی کو حق و سچ مان کر عمل پیرا ہونے سے ہی مغفرت و نجات ممکن ہے۔

۱۶ جنوری بروز اتوار حضرت شاہ جی، جناب ملک محمد صدیق نائب صدر مجلس احرار اسلام تلہ گنگ کی خصوصی دعوت پر ملک صاحب کے آبائی گاؤں ڈھوک ٹاہلی داخلی شاہ محمد والی تشریف لے گئے اور بعد ظہر خطاب فرمایا آپ کا خطاب اصلاح معاشرہ، تردید رسومات و بدعات اور دعوت عمل پر مشتمل تھا۔ آپ سے قبل مبلغ احرار مولانا محمد مغیرہ اور محمد عمر فاروق نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ کپتان غلام محمد اور محمد امیر نے نعت پیش کی۔

اس موقع پر ملک صدیق صاحب کے قریبی عزیز جناب ملک حبیب صاحب نے دو کنال اراضی دینی مرکز کے قیام کے لئے دینے کا اعلان فرما کر آخرت کمائی۔ یہاں عنقریب حضرت شاہ جی دینی مدرسہ کا افتتاح فرمائیں گے۔ اس پروگرام میں جناب حافظ میاں محمد صاحب، ملک صدیق صاحب کے بیٹے احمد اور بھانجے خلیل احمد نے انتظام و انصرام میں خصوصی سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔

ابوسفیان تائب — حاصل پور

اِسلام کے علاوہ دُنیا کے تمام نظام اِنسانیت کے قاتل ہیں، جمہوریت بے خُدا معاشروں کا پیدا کردہ نظام ہے۔ —— (سید عطاء المؤمن بخاری)

حسب سابق امسال بھی مجلس احرار اسلام حاصل پور کے زیر اہتمام علاقہ کے آٹھ مقامات پر پانچویں سالانہ اجتماعات احرار منعقد ہوئے۔ ۲ دسمبر ۱۹۹۳ء کو دار ابوسفیان حاصل پور میں علاقہ بھر کے ذمہ دار احباب کا اجلاس